© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

فریضہ حج

اسلام کی شان وشوکت کا یادگار اجتماع

اسلامی ہجری تقویم کا بارہواں مہینہ یعنی ذوالحجہ کی آمد آمد ہے اوراسی ماہ مبارک مہینہ میں اسلام کے اہم رکن حج بیت اللہ کے مناسک ادا کئے جاتے ہیں اور مسلمانانِ عالم اطراف عالم سے حج بیت اللہ اورحرم نبویؐ کے دیدار کیلئے جوق درجوق لاکھوں کی تعداد میں جمع ہوتے ہیں۔اس شاندار اجتماع میں شاہ بھی' گدا بھی' فقیر بھی' بوڑھے بھی' جوان بھی' خواتین بھی اور بچے بھی ہوتے ہیں اوران تمام کی زبان پر ایک ہی ترانہء حج یعنی تلبیہ لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لک لا شریک لک یہ وہ ملکوتی اورروحانی نغمہ ہے جو ہر حاجی کی زبان پر ہوتا ہے جس میں وہ اپنی مکمل اطاعت گزاری جاں سپاری فرمان برداری اور عاجزی وانکساری کا اظہار کرتا ہے۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی پکار اور دعوت کا جواب ہے جیسا کہ روایات میں آیا ہے۔ یعنی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبۃ اللہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے کہا اے میرے رب میں بناء کعبہ اوراس کی تعمیر سے فارغ ہوگیا۔اللہ نے ان کو حکم دیا کہ لوگوں کو حج بیت اللہ کے لئے بلاؤ۔ان کو اعلان کرو آپ نے کہا کہ میری آواز کیسے لوگوں کو پہنچ جائے گی۔اللہ نے انہیں فرمایا کہ تم لوگوں کو دعوت دو ان کو پکارو اور باقی لوگوں تک آپ کی آواز پہنچانا میرا کام ہے۔ چنانچہ آپ نے کہا اے میرا مولا! میں کس طرح اعلان کروں' اللہ نے فرمایا کہ اے لوگو! اللہ نے تم پر حج بیت اللہ اللہ کے قدیم گھر کی زیارت کو فرض کیا ہے۔ جب آپ نے یہ اعلان کیا تو آسمانوں اورزمینوں کے درمیان جتنی بھی مخلوق تھی' انہوں نے یہ پکار سنی۔اللہ نے ہر طرف یہ آواز ہر روح تک پہنچادی جس کیلئے حج مقدر تھا جسکی روح نے لبیک کہا اور آج وہی شوق کی دبی ہوئی چنگاری ہے کہ لاکھوں لوگ مختلف مشقتیں برداشت کرتے ہوئے حاضر ہوتے ہیں گویا یہ ابراہیم خلیل اللہ کی اس دعا کی مقبولیت کا اثر ہے جو آپ نے کی تھی۔ ہر سال مکہ معظمہ منیٰ وعرفات کی مقدس وادیوں میں لاکھوں فرزندانِ توحید کا عظیم الشان اور مبارک اجتماع اسلام کی ابدی اور عالمگیر شان وشوکت کا ایک بڑا یادگار اجتماع ہوتا ہے۔ اسلام کے اس مبارک رکن اور اجتماع کی جہاں سینکڑوں حکمتیں اور روشن پہلو ہیں وہیں ایک بڑا پہلو اس کا یہ بھی نکلتا ہے کہ دنیا بھر کے اقوام وملل پر اسلام اور مسلمانوں کی اجتماعیت' یگانگت' باہمی اتفاق کے باعث بڑا خوشگوار اور مثبت اثر پڑتا ہے۔اس قدر عظیم اجتماع کی دنیا بھر کے مذاہب میں کوئی مثال موجود نہیں۔ کاش! جس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طرح مسلمان حج کے موقع پر باہمی اتحادواتفاق اور ایک نظام کے پابند نظر آتے ہیں اسی طرح باقی ساری زندگی میں یہ اسی مثالی نظم ونسق اور ایثار وقربانی پر قائم رہتے تو آج یہود ونصاریٰ ان پر حکومت نہ کر رہے ہوتے اور نہ ہی مسلمانوں کی عظیم اکثریت ان لوگوں کے سامنے تختہ مشق ستم بنی ہوتی۔ حج اگرچہ خالصتاً عبادات کے مجموعے کا نام ہے اور اسکا اصل مقصد بھی یہی ہے کہ مخلوق اور دنیا کی ساری محبتیں اور کلفتیں ترک کر کے خالق حقیقی کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوا جائے اور زندگی کی تلخ شاموں اور مسائل کے اندھیروں سے نکل کر نور وسحر کے اجالوں میں چندروز جنت نما وادیوں میں بسر کئے جائیں لیکن اس کیساتھ ساتھ اسلام صرف عبادات یا چند رسومات کا نام نہیں بلکہ یہ صبح قیامت تک قائم ودائم رہنے والا زندہ جاوید دین ومذہب ہے۔ اسی مبارک اجتماع کے ذریعے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ یورپ اور مغرب تک یہ پیغام پہنچائیں کہ دین اسلام اور فرزندان توحید تمہارے لئے مزید چارہ کا کام نہیں دے سکتے۔ ہم تمہارے مظالم اور مسلم کش پالیسیوں سے بیزار ہیں۔ ہمیں ماؤں نے غلامی کیلئے نہیں جنا۔ تاہم نے کبھی ماضی میں تمہیں غلام بنایا اور ہماری تاریخ بھی ایسی تمام خون آشام داستانوں سے پاک اور مبرا ہے جو فی زمانہ تم رقم کر رہے ہو۔ اسلام جیو اور جینے دو کی پالیسی پر روز اول ہی سے کاربند چلا آرہا ہے۔ ہرچند کہ حرمین میں رمضان المبارک اور حج کے موقع پر اجتماعی دعائیں کی جاتی ہیں اور بارگاہ ایزدی میں خوب زار وقطار رویا بھی جاتا ہے۔ یہود ونصاریٰ کے لئے بددعائیں دی جاتی ہیں اب ایک قدم رونے دھونے سے آگے بڑھ کر براہ راست انہیں پیغام دیا جائے کہ مسلمان تخریب کار اور انتہاء پسند نہیں۔

مسلمانوں کی ساری زندگی امن وآشتی اور خیر وصلح کی تصویر ہوتی ہے' خود حج کے اجتماع ہی کو لیجئے جس میں صبر' برداشت' اور جنگ وجدل بلکہ ناپسندیدہ باتوں تک سے منع فرمایا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پرندوں اور جوؤں اور پسوؤں تک کے قتل سے اجتناب کی تلقین کی گئی ہے۔ پھر کس طرح مسلمان دہشت گرد اور ظالم گردانے جاتے ہیں؟ عالم اسلام کے اہم ممالک فلسطین' عراق' افغانستان اور پاکستان میں کچھ عرصہ سے عالمی قوتیں جو کچھ دہشت گردی کے نام پہ کرا رہی ہیں' اس سے دنیا بھر کے مسلمانوں میں امریکہ اور مغرب کے خلاف انتہائی ناپسندیدہ خیالات اور جذبات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ضرورت آج اس امر کی ہے کہ عالم اسلام کے حکمران' اور خصوصاً عرب حکمران مسلمانوں کی صحیح رہنمائی اور مغرب تک مسلمانوں کا واضح پیغام پہنچائیں تب ہی یہ عالم اسلام کے صحیح حکمران اور رہنما تصور کئے جائیں گے اور اس حج کے شاندار اجتماع کے فلسفے اور حکمت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ مسلمانوں میں خودداری اور عبدیت کے عناصر کو زندہ کرایا جائے اور باقی خداوندان زمانہ کے سامنے سر نہ جھکایا جائے اور جہالت اور شرک وکفر کا جو طاغوتی نظام دنیا نے اپنایا ہوا ہے اس کو اپنے اوپر مسلط نہ کیا جائے بلکہ اسلام کے رخ روشن اور اس کے عالمگیر ابدی قوانین کے زیر اثر زندگی اور معاشرے کو ڈھالا اور اپنایا جائے۔ یہی اصل توحید کا پیغام اور حج کا مقصدِ عظیم ہے۔ خداوند تمام حجاج کرام کا حج مقبول فرمائے اور یہ اجتماع امت مسلمہ میں بیداری اور نشاۃ ثانیہ کا ذریعہ ووسیلہ بنے۔ آمین

© rasailojaraid.com